72391-دوران ڈیوٹی نقاب نہ اتار سکنے کی بنا پر مسح کرنے کا حکم

سوال

میں ایک کمپنی میں ملازمت کرتی ہوں، اور میرے لیے نماز کے وقت وضوء کرنا مشکل ہے (یعنی سر اور کانوں کا مسح کرنے کے لیے سکارف اتارنا مشکل ہے) سوال یہ ہے کہ :
کیا میرے لیے حسب استطاعت کانوں سکارف پر اور کانوں کا مسح کرنا افضل اور بہتر ہے، یا کہ میں گھر جا کر ظہر اور عصر دونوں نمازیں جمع کر کے ادا کروں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ ڈیوٹی والی جگہ میں آپ کا سکارف نہ اتارنے کا سبب وہاں مردوں کی موجودگی ہے، اگر تو معاملہ اسی طرح ہے تو آپ کے یہ جان لیں کہ عورت کا اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط کی بنا پر بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اور اس میں بہت سے ممنوعہ اشیا بھی ہیں مثلا : خلوت، ایک دوسرے کو دیکھنا، اور بات چیت میں نرمی، اور دل کا فتنہ و فساد وغیرہ کا پیدا ہونا جو اہل دانش پر مخفی نہیں.

مرد و عورت کے اختلاط کی حرمت کے دلائل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (1200) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم :

جو عورت بھی اس میں مبتلا ہو اور دوران ڈیوٹی ہی نماز کا وقت ہو جائے تو اس کے لیے گھر آنے تک نماز موخر کرنا ممکن نہ ہو تو پھر وہ ڈیوٹی والی جگہ پر کوئی ایسی جگہ تلاش کر کے نماز ادا کرے جو ساتر اور لوگوں سے چھپی ہوئی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ نماز میں اس کا چہرہ اور ہاتھ اور سارا بدن بھی مردوں سے چھپا ہونا چاہیے، اس کی تفصیل سوال نمبر (39178) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے.

سوم :

آپ کا یہ کہنا کہ : "وضوء میں بالوں اور کانوں کا مسح کرنے کے لیے سکارف اتارنا مشکل ہے"

اس سے بہت سارے سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ : آپ مردوں کی موجودگی میں بازو اور پاؤں کیسے دھوتی ہیں ؟

آپ پر یہ چیز مخفی نہیں ہونی چاہیے کہ بازو اور پاؤں اس ستر میں شامل ہیں جن کا اجنبی مرد سے چھپانا فرض اور ضروری ہے، رہا مسئلہ چہرے اور ہاتھوں کا تو اس میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن اس میں بھی راجح یہی ہے کہ چہرہ اور ہاتھ بھی اجنبی مردوں سے چھپانے واجب اور ضروری ہیں، آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (11774) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم :

بوقت ضرورت مثلا سخت سردی، یا پردہ اتارنے اور دوبارہ پہننے کی بنا پر عورت کے لیے سکارف اور حجاب پر ہی مسح کرنا جائز ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا عورت کے لیے اپنے سکارف اور دوپٹے پر مسح کرنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" امام احمد کے مسلک میں مشہور یہ ہے کہ اگر اس کا سکارف اس کے حلق سے نیچے تک لپٹا ہوا ہو تو وہ اس پر مسح کر سکتی ہے، کیونکہ صحابہ کرام کی بعض عورتوں سے ایسا وارد ہے.

بہر حال اگر کوئی مشقت اور مشکل درپیش ہو مثلا سردی ہو، یا پھر اتارنا اور اسے دوبارہ لپیٹنے میں کوئی مشکل درپیش ہو تو اس میں اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں، وگرنہ بہتر یہی ہے کہ وہ اس پر مسح نہ کرے " انتہی.

دیکھیں : فتاوی الطھارۃ صفحہ نمبر (171).

اور " شرح منتھی الارادات " میں کہتے ہیں :

" عورتوں کے حلق کے نیچے تک لپٹے ہوئے اسکارف واوڑھنی پر مسح کرنا بھی صحیح ہے؛ کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا اپنی اوڑھنی پر مسح کیا کرتی تھیں، اسے ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے " انتہی.

دیکھیں : شرح منتھی الارادات (60/1).

اور جب اوڑھنی کانوں کو ڈھانپ رہی ہو تو پھر اوڑھنی پر مسح کرنا کافی ہے، کانوں پر مسح کرنے کے لیے اوڑھنی اور اسکارف کے نیچے ہاتھ داخل کرنے ضروری نہیں، اسی طرح اگر مرد نے عمامہ اور پگڑی باندھ رکھی ہو تو اس کے لیے کانوں پر مسح کرنا لازم نہیں، چاہے وہ مکشوف اور ننگے بھی ہوں، بلکہ ایسا کرنا صرف مستحب ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" اور سر سے جو حصہ ظاہر ہو اس کا مسح کرنا بھی مسنون ہے، مثلا پیشانی، اور سر کے دونوں اطراف اور دونوں کان.

دیکھیں : فتاوی الطھارۃ صفحہ نمبر (170).

پنجم :

مسلمان عورت کو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنے کی حرص، اور اللہ تعالی کا حکم تسلیم کرکے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اللہ تعالی کے ممنوعہ امور سے اجتناب کرنا چاہیے، اور اختلاط والی جگہ پر کام وملازمت کرنے سے دور رہنا چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے وہاں اللہ کا غضب وناراضگی نازل ہو.

اور مسلمان عورت کو دنیاوی معاملات کو آخرت پر ترجیح دینے سے بچنا چاہیے، کیونکہ دنیا کا مال ومتاع تو زائل اور تباہ وبرباد ہونے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا کبھی ختم نہیں ہونے والا.

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی چیز اللہ تعالی کے لیے ترک کی اسے اس کے عوض میں اللہ تعالی اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرمائیگا"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "حجاب المراۃ المسلمۃ صفحہ نمبر (49) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جس میں آپ کے دین و دنیا اور آخرت کی بھلائی ہو.

واللہ اعلم.